اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ وَبِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالنِّعْمَۃُ

فَقَدْ طُبِعَتْ رِسَالَۃُ الْمُسَمَّاۃُ

مِنْ اَحَادِیْثِ النَّبِیِّ الْأَمِیْنِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مؤلف

قطب الاقطاب عالم ربانی شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ

خادمِ خاص وخلیفہ مجاز حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ

تلمیذ ارشد وخلیفہ امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

وخلیفہ اعظم حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب جدید: محمد راشد انوری نبیرہ حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ

اربعین کی اشاعت

امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے میرے جد امجد حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۶ھ میں یہ "اربعین" تالیف فرمائی تھی اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بہت پسند فرمایا تھا۔

حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ 1947ء میں جب پاکستان منتقل ہوئے آپ کی بہت سی قیمتی کتابیں اور قلمی مسودات انڈیا ہی میں رہ گئے تھے، حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ سمجھتے تھے کہ یہ "اربعین" بھی وہیں رہ گئی لیکن حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ان کی کتابوں میں اس کے چند نسخے میرے والد محترم حضرت مولانا محمد ایوب الرحمٰن انوری رحمۃ اللہ علیہ کو ملے تھے انہوں نے کتابت کروا کے اِسے شائع کیا اور پھر یہ معمول تاحیات رہا۔ تقریباً ہر سال ہی ملک کے بڑے دینی مدارس میں دورہ حدیث کے طلبہ میں تقسیم ہوتی رہی ہے۔

اب نئی کمپوزنگ اور تخریج کے ساتھ اسے شائع کیا جارہا ہے۔ تصحیح اور تخریج کا کام حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید مفتی محمد اعظم ہاشمی مدظلہ نے سرانجام دیا۔

حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف "اربعین" کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

محمد راشد انوری

نبیرہ حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ وَبِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالنِّعْمَۃُ

فَقَدْ طُبِعَتْ رِسَالَۃُ الْمُسَمَّاۃُ

ب

اَرْبَعِیْن

مِنْ اَحَادِیْثِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

قطب الاقطاب عالم ربانی شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ

خادمِ خاص وخلیفہ مجاز حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ

تلمیذ ارشد وخلیفہ امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ

وخلیفہ اعظم حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ

فہرست مضامین

تقریظ: حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد والمنۃ وعلیٰ نبیّہ ذی الرأفۃ والرحمۃ۔ وعلیٰ آلہ و صحبہ ھُداۃ الامۃ الف الف صلاۃ و تحیۃ۔ اما بعد فلما شاع فی ھذا الزمان تحریف الغالین و اتباع اھواء الغاوین والانحراف عن سبیل السلف الصالحین فانتصب الشاب البارع الذکی الالمعی سِمّی حبیب اللہ النبی الامی الفاضل مولانا محمد انوری اللائلفوری صانہ اللہ عن شر کل غبی و غوی لجمع الاربعین من الاحادیث النبویۃ المفصحۃ لامھات العقائد والاحکام الفقھیۃ ذبًّا عن المحسنین وردًّا علی الاخسرین و نفعًا للمسلمین فجعلہ اللہ سبحانہ خالصًا لوجھہ الکریم ووصلۃً للتطرق الی دار النعیم۔

انا العبد الضعیف

خیر محمد الجالندھری الحنفی الاشرفی

۷ محرم الحرام ۱۳۴۸ ہجری

ترجمہ: "حمد وثنا اللہ کیلئے ہو اور لاکھوں درود وسلام اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو جو رحیم وکریم ہیں اور اسکے آل واصحاب پر جو رہبر ورہنما ہیں اس امت کے۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے پس جب عام ہوئی دین میں غلوّ کرنے والوں کی تحریف اور پیروی شروع ہوئی گمراہ لوگوں کی خواہشات کی اور سلف صالحین کے راستہ سے لوگ ہٹنا شروع ہوئے۔ تو ایک ماہر، ذہین، قیمتی نوجوان جو ہم نام ہیں اللہ کے حبیب نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی فاضل مولانا محمد انوری لائل پوری، اللہ حفاظت کرے اسکی ہر خراب اور گمراہ آدمی سے۔ چالیس احادیث نبویہ فصیحہ بنیادی عقائد اور فقہی احکام کے جمع کرنے کے سلسلہ میں۔ نیک لوگوں کے دفاع میں اور گمراہ لوگوں کے ردّ میں اور مسلمانوں کو نفع پہنچانے کیلئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات جو پاک ہے وہ بنائے اس کو خالص اپنی ذات گرامی کیلئے اور ذریعہ بنائے اس کو جنت نعیم میں داخلے کا۔"

تقریظ: حضرت مولانا احمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ فیض محمدی جالندھر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللہ الذی کفٰی۔ والصلوٰۃ علی رسولہ الذی اصطفٰی و علٰی اٰلہٖ وصحبہٖ الذین ارتضٰی۔

و بعد فقد طالعت الرسالۃ الاربعین التی الّفھا الذکی الفھیم۔ البارع السلیم۔ الادیب اللبیب مولانا محمد انوری۔ سلمہ اللہ الصمد۔ من اولھا الی آخرھا۔ فوجدتھا باحسن الترتیب مرتبۃ۔ و لمعظمات الاصول محتویۃ ولجل الفروع محتفلۃ نافعۃ للطلاب والعوام۔ قامعۃ للبدع المنکرۃ والمحدثات المستقبحۃ الشھیرۃ بین الانام۔ مصلحۃ عقائد المسلمین۔ ھادیۃ طریق المھتدین رافعۃ لا کثر الاختلافات قالعۃ لجم التنازعات۔ علی سبیل امام الائمہ رحمۃ الامۃ۔ و ینبغی فی ھذا الزمان ان تشاع۔ امثال ھذہ الرسائل و تذاع لتوقظ الناس عن الغفلۃ۔ و توعظ عن الوھلۃ و ارجو من الطلاب و محبی العلم ان یجعلوھا مشعلۃ للھدایۃ و ذریعۃ للدرایۃ۔ وأسأل اللہ ان یجعلھا لشام المتحدثین و فدام المتعصبین۔ اللھم و فق مولفھا لما تحب و ترضی۔ واجعل اٰخرتہ خیر امن الاولیٰ۔ آمین

نمقہ الاحقر الافقر احمد بخش الجالندھری الحنفی الاشرفی

۱۱ محرم ۱۳۴۸ ھجری

ترجمہ: ’’تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو کافی ہے اور رحمت نازل ہو آپ کے رسول ﷺ پر جو منتخب ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر جو برگزیدہ ہیں۔

بعد حمد وصلوٰۃ۔ تحقیق میں نے اس رسالہ اربعین کا مطالعہ کیا اول وآخر تک جس کو جمع کیا ذہین فہیم، ماہر سلیم العقل، ادیب عقیل مولانا محمد انوری سلّمہ اللہ الصمد نے تو میں نے اس رسالہ کو ترتیب میں عمدہ اور عظیم اصولوں پر مشتمل اور کثیر فروعی مسائل کا جامع پایا ہے، عوام اور طلباء کرام کے لئے برابر نفع بخش ہوگا اور عوام میں خطرناک بدعات کا خاتمہ کرنے والا ہوگا اور مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کا باعث اور ہدایت یافتہ لوگوں کے راستہ کا راہنما ہوگا اور اکثر اختلاف کو ختم کرنے والا اور بہت سے جھگڑوں کو جڑ سے اکھاڑنے والا ہوگا۔

امام الائمہ رحمۃ الامۃ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کی ترتیب وتحقیق کے مطابق ہے اور اس زمانہ میں ایسے رسائل کا شائع کرنا اور مشہور کرنا تاکہ ہوں طلباء اور علم سے محبت رکھنے والوں سے کہ وہ اسے ہدایت کا چراغ اور دین فہمی کا ذریعہ سمجھیں گے اور میں سوال کرتا ہوں، اللہ سے کہ نام نہاد اہلحدیثوں کے لئے نامرادی اور متعصب لوگوں کے لیے رکاوٹ کا باعث بنائے۔‘‘ آمین

تقریظ: حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رحمۃ اللہ

صدر الافاضل و مفتی اعظم مدرسہ عربیہ رائپور گوجراں (جالندھر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فقد طالعت الاحادیث اللتی جمعھا الفاضل العلام اخونا و مولانا المولوی محمد انوری و فّقہ اللہ التزود لغد فرتبھا باحسن ترتیب فابطل بدعات المتنبّئین الکذّابین الدّجّالین اوّلاً ثم ایّد مذھب اھل السنّۃ بتردید بدعات الغالین ثم میزّ الصالحین عن الفسقۃ بشعار اعفاء اللحیٰ و احفاء الشوارب ثم ھذّب الاحادیث اللتی وردت فی تائید مذھب امام الائمۃ سراج الامۃ الامام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ثم رد بدعۃ المفرطین المتجاوزین عن الحد ثم دلّ آخرًا تبرکًا علےٰ اسوۃ سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتیٰ باسلوب جدید مفید فللہ درہٗ ثم للہ درہٗ فاللہ یھدی بھا المؤمنین و یجعلھا ذخرًا لعاقبۃ للجامع والمتاسین بھا و آخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہٖ و اصحابہ اجمعین۔

رقمہ الحقیر فقیر اللہ عفا اللہ عنہ

مدرس رائے پور گوجراں

۲۶ شعبان ۱۳۴۶ ھجری

ترجمہ: ''ہم حمد وثنا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اور درود شریف بھیجتے ہیں آپ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ بعد حمد وصلوٰۃ۔

تحقیق میں نے مطالعہ کیا ان احادیث شریفہ کا جن کو جمع کیا فاضل اور بڑے عالم ہمارے بھائی اور دوست مولوی محمد انوری (وفّقه الله التزودلغد) لہٰذا اس نے بہت ہی خوبصورت انداز میں احادیث کو ترتیب دیا ہے اور رسالہ کے شروع میں جھوٹے مدعی نبوت دجّالوں کی سازشوں کو بے نقاب کیا، پھر مذہب اہلسنت کی تائید میں غالیوں اور بدعتیوں کی بدعات کا رد کیا۔ پھر صالحین کو مونچھوں کے کٹوانے اور داڑھیوں کے بڑھانے کی علامت کے ساتھ فاسقوں سے جدا کیا۔ پھر ان احادیث کو ذکر کیا جو امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب حنفی کی تائید میں ہے پھر ان لوگوں کی تردید کی جو حد شرع سے نکل جانے والے ہیں اور آخر میں بطور برکت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو نئے اور مفید انداز میں ذکر کیا ہے پس اللہ تعالیٰ ان کو خوب بھلائیاں عطا فرمائے اور مؤمنین کو اس کے ذریعہ ہدایت عطا کرے اور مرتب وناشرین کے لئے آخرت میں ذخیرہ بنائے۔'' آمین

عرضِ مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، فَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَنِعْمَ الْهَادِ. هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ، وَ بَیَّنَ لَنَا سَبِیْلَ الرَّشَادِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَکْرَمِ الْعِبَادِ، اَلَّذِیْ رَفَعَ اللّٰهُ لَهٗ ذِکْرَهٗ وَلَا یُذْکَرُ اِلَّا ذُکِرَ مَعَهٗ کَمَا فِی الْاَذَانِ، وَالتَّشَهُّدِ، وَالْخُطَبِ وَالْمَجَامِعِ وَالْاَعْیَادِ. فَلَهُ الْوَسِیْلَةُ وَالْفَضِیْلَةُ، وَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ الَّذِیْ تَحْتَهٗ کُلُّ حَمَّادٍ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ، وَاَعْلَاهَا وَاَکْمَلَهَا وَاَنْمَاهَا وَاَبْرَکَهَا وَاَطْیَبَهَا وَاَزْکَاهَا صَلٰوةً وَّسَلَامًا دَائِمَیْنِ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ، بَاقِیَیْنِ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا رِزْقًا مِّنَ اللّٰهِ مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ۔

عجیب دور ہے، طرفہ طور ہے، نہ قرآن کی خبر، نہ احادیث پر نظر، گھر گھر مجتہد، شہر شہر نبی، جسے دیکھو محققِ دوراں، ہر فرد مسیح زماں، آیاتِ قرانی کا استہزاء ہونے لگا، احادیثِ نبی ﷺ کی قدر و منزلت دلوں سے نکل گئی، فقہ کو توہین آمیز کلمات سے یاد کیا جانے لگا، الحاصل مسلمانوں کے ہاتھ میں دنیا و دین کی بربادی کے سوا کچھ نہ رہا۔

"تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم"

قانونِ شریعت کا تازیانہ نہیں، سلفِ صالحین کے اتباع سے عار ہے، ائمہ دین کی تغلیط پر دین کا مدار ہے، الغرض ہر شخص مئے پندار میں سرشار ہے، اس

پُرفتن دور میں دینِ قیّم کی جس قدر بھی خدمت ہوسکے غنیمت ہے، اگر غور سے دیکھا جائے تو بجز احناف (اہل سنت والجماعت) کے جتنے فرق ضالّہ ہیں، مرزائی ہوں، رافضی ہوں، نیچری ہوں، چکڑالوی ہوں، ان کا ہر فرد، ہر بچہ، بوڑھا، جوان، سب کے سب روایاتِ مذہبی سے واقف نظر آتے ہیں، اپنے اپنے مذہب اور مسلک کے مستدلاّت ان کو مستحضر ہیں، ساتھ ہی احناف کے خصوصی مہربان غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) کو بھی دیکھ لیجئے، ان کا ہر شخص جاہل ہو یا خواندہ روایاتِ مذہبی اس کے ازبر ہیں، جملہ انشائیہ کی تعریف نہ آئے، مگر بلوغ المرام حفظ سن لیجئے، ادھر ہمارے حنفی بھائی ہیں جن کو آپ باوجود کثرت تعداد کے مذہب سے نابلد پائیں گے، عوام تو درکنار بعض خواص بھی عندالامتحان مذہب سے کورے نکلتے ہیں، اگر کسی جاہل سے جاہل مرزائی یا رافضی یا غیر مقلد سے واسطہ پڑ جائے تو سوائے بغلیں جھانکنے کے کچھ بن نہیں پڑتا، ایسے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت عمدۃ المحققین، زبدۃ المفسرین، قدوۃ العارفین، فخر المحدثین، زبدۃ الفقہاء، فرید الدھر وحید العصر، شیخ الاسلام والمسلمین، مجمع بحور الدنیا والدین، قطب زمانہٖ جنید اوانہٖ شیخنا ومولانا محمد انور شاہ کشمیری مدظلہ العالی نے بارہا فرمایا تھا کہ اگر فقط چہل حدیث لکھ دی جائے جس میں احادیث مستدلّہ احناف ذکر کردی جائیں اور تحقیق وتدقیق سے اس کو مبرا رکھا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایک بڑا مفید کام ہوگا، مدارسِ اسلامیہ کے طلباء ان احادیث کو یاد کریں۔

احقر نے جب سے حضرت کی زبان سے یہ بات سنی تھی دل میں ''اربعین'' (چالیس احادیث شریفہ) لکھنے کا خیال تھا مگر من آنم کہ من دانم، اپنی ہیچمدانی اور کم مائیگی پر نظر کرکے دل ہی دل میں شرماتا تھا کہ تیرے پاس تو سرمایۂ علم وعمل کچھ بھی نہیں۔

یہ تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسبِ کمال
بے کمالی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا

مگر ساتھ ہی دل نے یہ کہا کہ مانا تیرے پاس کچھ نہیں مگر شاید یہی زاد راہِ آخرت ہوجائے، حضور سرور کائنات ﷺ کا نام نامی ہی تیری زبان سے نکلے گا اور قلم سے لکھا جائے گا، درود شریف ہی لکھوگے، آخر یہ کیا تھوڑی نیکی ہے، بالآخر مُسْتَعِیْنًا بِاللّٰہ قلم اٹھایا اور اپنے دینی بھائیوں کے مفاد کے لئے یہ احادیث اپنی بساط کے موافق جمع کر دیں۔

طلباء دین ان کو یاد کریں ان شاء اللہ مفاد سے خالی نہ ہوگا، قرأۃ حدیث کا ثواب ہوگا، اپنے مذہب کے مسائل کی دلیل یاد ہوجائے گی۔

سہولت کی غرض سے ترجمہ اردو میں کردیا گیا ہے بلکہ اسے خلاصۂ حدیث سمجھنا چاہیئے، اگر علماء کرام نے نظرِ کرم سے دیکھا تو ان کا احسان ہوگا، ورنہ کوئی شکایت نہیں۔

اَلْمُؤَلِّفُہٗ
احقر محمد انوری غفرلہ دیوبندی حنفی
لائل پوری
۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ ہجری
(1927ء)

نوٹ: یہ رسالہ امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ میں طبع ہوگیا تھا۔ حضرت نے اس کو بہت پسند فرمایا تھا۔ اور فرمایا کہ میں نے بارہا مولانا سید اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تھا کہ (اس سلسلہ میں) فقط چہل حدیث ہی لکھ دو۔ (انوار انوری حصہ دوم) از محمد ایوب الرحمٰن انوری

ختم نبوت کا ثبوت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ

حدیث ۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّھَا اِلَّا لَبِنَۃً وَّاحِدَۃً فَجِئْتُ اَنَا فَاَتْمَمْتُ تِلْکَ اللَّبِنَۃَ۔ (۱)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے مکان بنایا اور اُس کو مکمل کر دیا مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، پس میں نے آ کر اُس کو بھی پورا کر دیا۔''

فائدہ: یہ حدیث کس شان سے ختم نبوت کو ثابت کرتی ہے، (اس جیسی حدیث صحیحین میں بھی موجود ہے، دیکھئے: مسلم کتاب الفضائل، حدیث: ۵۹۶۱، بخاری ج ۱ ص ۵۰۱، باب خاتم النبیین، حدیث: ۳۵۳۵، تفصیل کیلئے کتاب ختم نبوت مصنفہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ ہو)۔

حدیث ۲ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (۲)

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں تیس جھوٹے نبوت کے دعویدار پیدا ہوں گے، حالانکہ

(۱) مسند احمد ج ۳ ص ۹، حدیث: ۱۱۰۶۷، تحت مسند ابی سعید خدری، طبع بیروت

(۲) ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۸، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن، حدیث: ۴۲۵۲

میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ

حدیث ۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعُ الْجِزْیَةَ وَ یَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا. ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ. الاٰیة۔ (۱)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے۔ حاکم عادل بن کر، پس صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے، (کیونکہ کوئی کافر نہ رہے گا) اور بہت مال ہوگا یہاں تک کہ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا (کیونکہ کوئی غریب نہ ہوگا) اور اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا، پھر فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر چاہو پڑھو یہ آیت کہ کوئی اہل کتاب نہیں مگر وہ ایمان لائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آپ کی موت سے پہلے۔"

(فائدہ:) اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

(۱) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۲) حاکم عادل ہونا

(۱) بخاری ج ۱ ص ۴۹۰، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، حدیث: ۳۴۴۸

(۳) صلیب کو توڑنا (۴) خنزیر کو قتل کرنا (۵) جزیہ اٹھا دینا (۶) مال کی کثرت۔
(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نزول من السماء کے الفاظ والی صریح وصحیح حدیث کتاب الاسماء والصفات للبیہقی، بیروت ص ۴۲۴ پر ہے)

مرتد واجب القتل ہے

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُرْتَدَّ يُقْتَلُ

حدیث ۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔[1]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین سے پھر جائے پس اس کو قتل کردو۔''

(فائدہ:) جہاں سلطنتِ اسلامی ہو وہاں یہ حکم (حاکم سے متعلق) ہے۔ (مرتد کا تفصیلی حکم معلوم کرنے کیلئے رسالہ ''الشهاب لرجم الخاطف المرتاب'' از حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ ملاحظہ ہو)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والا واجب القتل ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّارِمِ الْمَسْلُوْلِ عَلٰى شَاتِمِ الرَّسُوْلِ

حدیث ۵ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا۔[2]

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودیہ عورت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱) بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۳، کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین، باب حکم المرتد، حدیث: ۶۹۲۲، کتاب الجہاد حدیث: ۳۰۱۷

(۲) ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۴، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی، حدیث: ۴۳۶۲

کو گالیاں دیا کرتی تھی، پس اس کا ایک شخص نے گلا گھونٹ دیا، یہاں تک کہ وہ مرگئی، پس رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے خون کو ہدر (ضائع) قرار دیا، یعنی قاتل سے نہ قصاص لیا گیا نہ دیت۔"

(فائدہ:) حدیث نمبر ۴ کا فائدہ دیکھو۔ (تفصیل کے لئے کتاب الصارم المسلول از علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ملاحظہ ہو)۔

ثبوت بیعتِ شیخ اہل اللہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ

(حدیث ۶) عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ يَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسٍ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا ...... فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (۱)

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میری بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو، اور نہ ہی بہتان باندھو، اور نہ ہی کسی نیکی کے کام میں میری نافرمانی کرو، پس جو شخص تم میں سے ان کو پورا کردے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر دے گا اور اگر کوئی ان میں سے کسی امر کا مرتکب ہوا تو دنیا میں اس کی وجہ سے سزا یاب ہوگا...... پس ہم نے ان امور پر

(۱) بخاری ج ۲ ص ۱۰۷۱، کتاب الاحکام، باب بیعۃ النساء، حدیث: ۷۲۱۳

رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔"

حدیث ۷ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔(۱)

"حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔"

(فائدہ: عقائد واعمال وامراضِ روحانیہ کی اصلاح شرعاً ضروری ہے، اس لئے متّبع سنّت شیخ کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے، یہ مستحب ہے۔)

داڑھی مونچھوں کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَصِّ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْیَۃِ

حدیث ۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی۔(۲)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔"

حدیث ۹ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا۔(۳)

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

(۱) بخاری ج۱ ص ۱۳، کتاب الایمان، باب قول النبی، الدین النصیحۃ، حدیث: ۵۷

(۲) نسائی ج۲ ص ۲۷۴، کتاب الزینۃ، باب احفاء الشوارب، حدیث: ۵۲۲۸

(۳) ترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی قص الشارب، حدیث: ۲۷۶۱

جو شخص لبیں (مونچھیں) نہ کٹوائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

(فائدہ:) مونچھیں نہ کٹوانا کافروں کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے بھی شرعاً مکروہ تحریمی ہے۔حاشیہ نمبر ۷ مشکوٰۃ ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

فضائل ذکر

بَابٌ فِيْ فَضِيْلَةِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

حدیث ۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔(۱)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہیں۔زبان پر خفیف (آسان) ہیں، ترازوئے آخرت میں ثقیل (بھاری) ہیں، وہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔"

پانی کا بیان

كِتَابُ الطَّهَارَةِ.........بَابُ الْمِيَاهِ

حدیث ۱۱ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔(۲)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

---

(۱) بخاری ج ۲ ص ۱۱۲۹، کتاب التوحید، باب قول اللہ و نضع الموازین، حدیث: ۷۵۶۳

(۲) مسلم ج ۱ ص ۱۳۸، کتاب الطہارۃ، باب النهي عن البول في الماء الراكد، حدیث: ۶۵۵

حدیث ۱۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا۔(۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا کسی کے برتن میں کوئی چیز پی جائے تو برتن کو سات بار دھونا چاہیے۔''

یہ مستحب ہے ورنہ تین بار دھونا کافی ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث سنن دار قطنی ج ۱ ص ۱۰۹، حدیث: ۱۹۶ میں آیا ہے۔

فائدہ: قَالَ مُحَمَّدٌ النِّيْمَوِيُّ قَالَ حَافِظُ الدُّنْيَا فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ وَ فِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ النَّجَاسَةِ يَتَعَدّٰى عَنْ مَحَلِّهَا إِلٰى مَا يُجَاوِرُهَا بِشَرْطِ كَوْنِهٖ مَائِعًا وَ عَلٰى تَنْجِيْسِ الْمَائِعَاتِ إِذَا وَقَعَ فِيْ جُزْءٍ مِّنْهَا نَجَاسَةٌ وَ عَلٰى تَنْجِيْسِ الْإِنَاءِ الَّذِيْ يَتَّصِلُ بِالْمَائِعِ وَعَلٰى أَنَّ الْمَاءَ الْقَلِيْلَ يَنْجُسُ بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَتَغَيَّرْ۔ انتهٰى۔(۲)

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

۱)...... نجاست کا حکم اپنے محل سے متجاوز ہوجاتا ہے اپنے مجاور کی طرف بشرطیکہ وہ بہنے والی چیز ہو۔

۲)...... بہنے والی چیزوں میں اگر نجاست گرے تو ان کو نجس کردیتی ہے۔

۳)...... وہ برتن بھی نجس ہوجاتا ہے جس میں کوئی شئے مائع (بہنے والی) ہو۔

۴)...... قلیل پانی وقوعِ نجاست سے ناپاک ہوجاتا ہے، اگرچہ متغیر (رنگ، بو، ذائقہ کچھ بھی بدلا ہوا) نہ ہو۔

---

(۱) بخاری ج ۱ ص ۲۹، کتاب الوضو، باب اذا شرب الکلب فی الاناء، حدیث: ۱۷۲، مسلم ج ۱ ص ۱۳۷، حدیث: ۶۵۰

(۲) آثار السنن ص ۱۰، حاشیہ کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، حدیث: ۳

منی پلید ہے

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نَجَاسَةِ الْمَنِیِّ

حدیث ۱۳ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِهٖ۔[1]

"حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منی کی نسبت سوال ہوا، تو فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھویا کرتی تھی، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف جاتے تھے تو ابھی دھونے کا اثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر ہوتا تھا۔"

وضو کی کیفیت کا بیان

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَیْفِیَّةِ الْوُضُوْءِ

حدیث ۱۴ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ رَأَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاُتِیَ بِمِیْضَأَةٍ فَاَصْغَاهَا عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِی الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی ثَلَاثًا وَغَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰی ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَیْهِ فَغَسَلَ بُطُوْنَهُمَا وَظُهُوْرَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُوْنَ عَنِ الْوُضُوْءِ هٰکَذَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ۔[2]

---

(۱) بخاری ج ۱ ص ۳۶، کتاب الوضوء، باب غسل المنی و فرکہ، حدیث: ۲۳۰، مسلم ج ۱ ص ۱۴۰، حدیث: ۶۷۲

(۲) ابوداؤد ج ۱ ص ۱۴۔۱۵، کتاب الطہارۃ، باب صفۃ وضوء النبی، حدیث: ۱۰۸

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وضو کی نسبت سوال کیا گیا، تو آپ نے پانی منگا کر برتن کو اپنے دائیں ہاتھ پر جھکایا پھر ہاتھ کو پانی میں داخل کر کے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا اور اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر دایاں ہاتھ (کہنیوں سمیت) تین بار دھویا پھر تین بار بائیں ہاتھ کو (کہنیوں سمیت) دھویا، پھر اپنے ہاتھ سے برتن میں سے پانی لے کر اپنے سر اور دونوں کانوں کا ایک بار مسح کیا، پھر اپنے پاؤں دھوئے، پھر فرمایا کہ وضو کی نسبت سوال کرنے والے کہاں ہیں؟ فرمایا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔''

گردن کے مسح کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَسْحِ الرَّقَبَةِ

حدیث ۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ عُنُقَهٗ وَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عُنُقَهٗ لَمْ يُغَلَّ بِالْاَغْلَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔(۱)

''ابن عمر رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو گردن کا مسح کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور گردن کا مسح کرے تو وہ قیامت کے دن عذاب کے طوق سے محفوظ رہے گا۔''

فائدہ: اس حدیث کے مخالف کوئی حدیث صحیح مرفوع نہیں ہے، علماء محدثین اس حدیث کی اسناد میں قوت بیان فرماتے ہیں: (عَنْ مُوْسٰى ابْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَنْ مَّسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأْسِهٖ وُقِيَ الْغَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. قَالَ ابْنُ حَجْرٍ هٰذَا وَاِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا فَلَهٗ حُكْمُ الرَّفْعِ لِاَنَّ هٰذَا لَا يُقَالُ مِنْ قِبَلِ الرَّاْيِ۔

(۱) التلخیص الحبیر ج۱ ص ۱۶۳، حدیث: ۹۸، طبع مصر

(التلخیص الحبیر ص ۲۴۲، حدیث:۲۷۲) ''حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے سر کے ساتھ گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گلے میں طوق پہنائے جانے سے بچا لیا جائے گا۔'' نیز علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ موقوف حدیث مرفوع حدیث کے حکم میں ہے، کیونکہ ایسی بات صحابی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا)۔

قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَیْءِ

حدیث ۱۶ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّاءَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔(۱)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پس وضو کیا۔ (قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ منہ بھر ہو)۔ راوی کہتا ہے کہ میں جامع مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ سچ کہا ہے، میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی ڈالا تھا۔''

(فائدہ: بلغم کی قے منہ بھر کر بھی آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ کھانا، پانی یا جمے خون کی قے منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹے گا لیکن اگر خون پتلا بہنے والا ہو تو تھوڑا ہو یا منہ بھر ہر حال میں وضو ٹوٹے گا۔ منیۃ المصلی ص ۴۷)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا بیان

کِتَابُ الصَّلٰوۃ، بَابٌ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ تَحْتَ السُّرَّۃِ

حدیث ۱۷ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ

(۱) ترمذی ج۱ ص ۲۵، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من القیء، حدیث:۸۷

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔(قَالَ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ عَوَّامَة. هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ) (۱)

''حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر نماز میں ناف کے نیچے باندھتے تھے۔''

امام کے پیچھے ''الحمد'' نہ پڑھنی چاہیے

بَابٌ فِىْ تَرْكِ الْقِرَاْءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِى الْجَهْرِيَّةِ

حدیث ۱۸ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا۔ (۲)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی فرمایا کہ جب تم نماز کیلئے کھڑے ہوجاؤ تو تم میں سے ایک تمہارا امام بن جائے اور جب امام قرآن مجید پڑھے تو تم خاموش ہوجاؤ۔''

حدیث ۱۹ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔ (۳)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۲، کتاب الصلوٰۃ، باب وضع الیمین علی الشمال، حدیث: ۳۹۵۹، طبع کوئٹہ، اسنادہ صحیح، آثار السنن ص ۷۷، حدیث: ۳۳۰

(۲) مسند احمد ج ۳۲ ص ۴۹۶، حدیث: ۱۹۷۲۳، امام مسلم فرماتے ہیں: ھو عندی صحیح، مسلم ج ۱ ص ۱۷۴، باب التشھد فی الصلوٰۃ

(۳) نسائی ج ۱ ص ۱۴۶، کتاب الافتتاح، حدیث: ۹۲۲، مسند احمد ج ۱۵ ص ۲۵۸، حدیث: ۹۴۳۸، ھذا حدیث صحیح، آثار السنن ص ۱۱۱، مکتبہ امدادیہ ملتان

امام اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب قرآن پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ۔"

امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہیں ہے

بَابُ تَرْكِ الْقِرَاْةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا

حدیث ۲۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔ (۱)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے ہو تو امام کا پڑھنا اسی کا پڑھنا ہے یعنی امام کی قرأت ہی کافی ہے، اس کو پڑھنے کی حاجت نہیں۔"

حدیث ۲۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَاءَةَ۔ (۲)

"حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھ پر قرأت کو خلط ملط کر دیا۔"

امین آہستہ کہنے کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْجَهْرِ بِالتَّامِيْنِ

حدیث ۲۲ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(۱) ابن ماجہ ص ۶۱، حدیث: ۸۵۰، وقال ابن قدامہ, هذا اسناد صحيح متصل شرح مقنع للكبير على هامش المغنی ج ۲ ص ۱۱ بیروت، آثار السنن ص ۹۴، حدیث: ۳۶۴

(۲) شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۹۸، حدیث: ۱۳۵۶ طبع بشریٰ کراچی، واسنادہ حسن، آثار السنن ص ۹۴، حدیث: ۳۶۳

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَ اَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔ (۱)

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پس جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا تو آہستہ اور پست آواز سے امین کہی اور اپنا دایاں ہاتھ بایاں پر رکھا اور دائیں بائیں جانب سلام پھیرا۔''

حدیث ۲۳ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَ اَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اِلَيْهِمَا اَوْ فِيْ رَدِّهٖ عَلَيْهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ۔ (۲)

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ میں مذاکرہ ہوا۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد ہیں ایک بعد تکبیر تحریمہ دوم بعد وَلَا الضَّآلِّيْنَ، حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، پس ان دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے ٹھیک یاد رکھا ہے۔''

---

(۱) مسند احمد ج ۳۱ ص ۱۴۶، حدیث: ۱۸۸۵۴، ترمذی ج ۱ ص ۵۸، صحیح الاسناد، نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۶۹

(۲) ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۳، کتاب الصلوٰۃ، باب السکتۃ عند الافتتاح، حدیث: ۷۷۹

(فائدہ) قَالَ مُحَمَّدٌ (النِّیْمَوِیُّ) وَفِی الْبُخَارِیِّ فِیْ تَرْجَمَةِ الْبَابِ اٰمِیْن هُوَ الدُّعَاءُ (ج۱ ص۱۰۷) وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً۔(سورۃ الاعراف:۵۵) اَمَّا جَهْرُهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَالتَّحْقِیْقُ اَنَّهٗ كَانَ تَعْلِیْمًا وَیُؤَیِّدُهٗ مَا فِیْ اَبِیْ دَاوٗدَ مِنْ مَّجِیْئِ وَائِلٍ عِنْدَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَرَّتَیْنِ فَلَعَلَّهٗ جَهَرَلَهٗ تَعْلِیْمًا كَیْفَ وَقَدْ صَرَّحَ وَائِلٌ بِنَفْسِهٖ مَا اَرَاهُ اِلَّا لِیُعَلِّمَنَا كَمَا فِیْ كِتَابِ الْاَسْمَاءِ وَالْكُنٰی لِاَبِی الْبِشْرِ الدَّوْلَابِیِّ۔

''ہم کہتے ہیں کہ چونکہ آمین دعا ہے لہٰذا بحکم قرآن (تم دعا کرو عاجزی اور آہستہ سے) بھی آمین کو آہستہ پڑھنا چاہیے، رہی حدیث سفیان جس میں جہر (اونچا پڑھنا) مذکور ہے سو تحقیق یہ ہے کہ وہ محض تعلیم کی غرض سے تھا جس طرح اور دعاؤں میں بھی اونچا پڑھنا تعلیماً نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔'' وَاللهُ اَعْلَمُ

رفع یدین نہ کرنے کا بیان

بَابُ تَرْكِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِیْ غَیْرِ الْاِفْتِتَاحِ

(حدیث ۲۴) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ۔ (قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ) (۱)

''حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پس آپ

(۱) ترمذی ج۱ ص۵۹، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء ان النبی لم یرفع یدیه الا فی اوّل مرّۃ، حدیث:۲۵۷

نے نماز پڑھی اور تکبیر اُولیٰ کے بعد رفع یدین نہ کیا۔"

التحیات میں انگلی سے اشارہ کرنا

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ

حدیث ۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَعَدَ فِی التَّشَهُّدِ وَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِهِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِهِ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَّخَمْسِیْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔ (۱)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد (التحیات) میں بیٹھتے تھے تو بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور دائیں کو دائیں گھٹنے پر اور ترپن ۵۳ کا عقد (چھوٹی دو انگلیاں سمیٹ کر درمیان والی انگلی اور انگوٹھے کا دائرہ بنا کر ۵۳ کے عدد والی صورت) کرتے تھے اور سبابہ (شہادت والی انگلی) سے اشارہ کرتے تھے۔"

فائدہ: امام محمد بن حسن رحمہ اللہ اپنے مؤطا میں فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (۲)

جماعت ثانیہ کی کراہت کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهَةِ تَکْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ

حدیث ۲۶ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ مِنْ نَوَاحِی الْمَدِیْنَةِ یُرِیْدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا

(۱) مسلم ج۱ ص۲۱۶، کتاب المساجد، باب صفۃ الجلوس فی الصلوٰۃ، حدیث: ۱۳۱۰، قال محمد فی مؤطاہ ناخذ و ھو قول ابی حنیفہ ص۱۰۹، باب العبث بالحصی فی الصلوٰۃ۔

(۲) آثار السنن ص۱۲۷، حدیث: ۴۶۵

فَمَالَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ۔ (۱)

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے گرد و نواح سے تشریف لائے اور نماز کا قصد تھا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پایا کہ نماز پڑھ چکے ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے اور اہلِ بیت کو جمع کر کے جماعت کروائی۔''

(فائدہ:) جس مسجد میں مستقل پانچ وقت کی جماعت ہوتی ہو اس میں دوسری جماعت کرانا شرعاً مکروہ تحریمی ہے۔ جماعت ہونے کے بعد آئیں تو اپنی اپنی نماز پڑھیں یا خارج مسجد جماعت کرائیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیں رسالہ ''القطوف الدانیہ'' از امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، تالیفاتِ رشیدیہ ص۴۲۹)

تین وتر پڑھنے کا بیان

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

حدیث ۲۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (۲)

''حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔''

حدیث ۲۸ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۱) رواہ الطبرانی فی الاوسط، ج۵ ص۳۵، حدیث:۴۶۰۱، مجمع الزوائد ج۲ ص۱۳۵، حدیث:۲۱۷۷، قال الهیثمی رجالہ ثقات، آثار السنن ص۱۳۸، حدیث:۵۲۶

(۲) ابن ماجہ ص۸۲، کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فیما یقرء فی الوتر، حدیث:۱۱۷۲، واسنادہ حسن، آثار السنن ص۱۶۲، حدیث:۶۰۹

وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ فِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِ هِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔[1]

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے اور تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے تھے اور بعد سلام کے تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے تھے۔'' قال محمد (النیموی) وفی روایۃ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اخرجہ مسلم ثم اوتر بثلاث انتہی۔[2]

(فائدہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر کی ایک رکعت کبھی بھی کافی نہیں ہوسکتی۔ موطا امام محمد ص ۱۵۰، لہٰذا وتر تین ہی پڑھیں۔)

دعائے قنوت رکوع سے پہلے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

حدیث ۲۹ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔[3]

''حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے قبل پڑھتے تھے۔''

قلت رواہ الشیخان عن انس قنوتہ علیہ السلام قبل الرکوع۔

(۱) نسائی ج ۱ ص ۲۴۹، حدیث: ۱۷۰۲، واسنادہ حسن آثار السنن ص ۱۶۳، حدیث: ۶۱۱

(۲) آثار السنن ص ۱۶۲، حدیث: ۶۰۸

(۳) ابن ماجہ ص ۸۳، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی القنوت قبل الرکوع، حدیث: ۱۱۸۲، نسائی ج ۱ ص ۲۴۸، اسنادہ صحیح، آثار السنن ص ۱۶۸، حدیث: ۶۳۰

(نیز صحیح بخاری ج۱ ص۱۳۶ ابواب الوتر، باب القنوت قبل الرکوع و بعدہ، حدیث:۱۰۰۲ پر بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی تھی)

فجر میں دائمی قنوت نازلہ نہیں

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

حدیث ۳۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (۱)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ نمازِ صبح میں قنوت نازلہ پڑھی اور بددعاء کی قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان پر اور فرماتے تھے قبیلہ عصیہ وہ نافرمان ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔''

(**فائدہ:** حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نماز فجر میں ہنگامی طور پر صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی گئی تھی، یہ کوئی دائمی عمل نہ تھا۔ کتاب الآثار، حدیث:۲۱۵)

فجر کی سنتوں کا حکم

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهَةِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

حدیث ۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ (۲)

---

(۱) مسلم ج۱ ص۲۳۷، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت، حدیث:۱۵۴۷

(۲) مسلم ج۱ ص۲۷۵، کتاب فضائل القرآن، باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا، حدیث:۱۹۲۰

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے اور سورج نکلنے سے پہلے نمازِ فجر کے بعد بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔''

حدیث ۳۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔ (۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جوشخص سنت فجر (فرض سے پہلے) نہ پڑھ سکے تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔''

بیس تراویح کا بیان

بَابُ التَّرَاوِیْحِ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً

حدیث ۳۳ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ كَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً...... (۲)

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں رمضان المبارک میں بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔''

حدیث ۳۴ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَكْعَةً۔ (۳)

---

(۱) ترمذی ج۱ ص۹۶، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس، حدیث: ۴۲۳

(۲) مسند ابن الجعد ص ۴۱۳، حدیث: ۲۸۲۵، طبع بیروت

(۳) مؤطا امام مالک ص ۹۸، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی قیام رمضان، حدیث: ۲۵۰

''حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ماہ رمضان میں ۲۳ عدد رکعات پڑھتے تھے یعنی تین وتر اور بیس تراویح۔''

قَالَ مُحَمَّدٌ سُنَّةُ الصَّحَابَةِ هِيَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ''ہم کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت بعینہٖ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔''

(جیسے ابن ماجہ حدیث: ۴۲ میں ہے: قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ ''حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس تم پر میری سنّت اور خلفائے راشدین ہدایت یافتہ کی سنّت لازم ہے''۔)

جمعہ گاؤں والوں پر نہیں

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْمُدُنِ

حدیث ۳۵ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ۔ (۱)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اردگرد کی چھوٹی بستیوں سے (مسجد نبوی کی طرف) جمعہ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں باری باری آیا کرتے تھے۔''

فائدہ: اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

۱)...... محلِ اقامتِ جمعہ محض شہر (یا قصبہ یا بڑی بستی جس میں مرد و عورت، بچے بوڑھے جوان، کم از کم بارہ سو (۱۲۰۰) ہوں۔ عزیز الفتاویٰ ص ۲۷۸ دارالاشاعت، کراچی) ورنہ اہلِ عوالی کو مدینہ میں آنے کی ضرورت نہ تھی۔

۲)...... چھوٹے گاؤں والوں پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ورنہ سب گاؤں والے مدینہ

---

(۱) بخاری ج ۱ ص ۱۲۳، کتاب الجمعہ، باب من این تؤتی الجمعة وعلی من تجب، حدیث: ۹۰۲

آیا کرتے۔

۳)...... جو لوگ ایک جمعہ کو آیا کرتے تھے وہ دوسرے جمعہ کو نہ مدینہ میں جمعہ کے لئے آتے تھے نہ اپنے گاؤں میں پڑھتے تھے، اگر جمعہ چھوٹے گاؤں والوں پر فرض ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور جمعہ قائم کرنے کا حکم ان کو فرماتے: (اِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ)

حدیث ۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَۃٍ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بِجُوَاثٰی مِنَ الْبَحْرَیْنِ۔ (۱)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلا جمعہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو ادا کیا گیا وہ جُوَاثٰی (قصبہ) کی مسجد عبدالقیس میں ادا کیا گیا تھا۔"

قَالَ مُحَمَّدٌ (النِّیْمَوِیْ) اِنَّ ھٰذَا الْاَثَرَ یُسْتَفَادُ مِنْہُ اَنَّ الْجُمُعَۃَ تَخُصُّ بِالْمُدُنِ (وَالْقَصَبَاتِ) کَالْمَدِیْنَۃِ وَجُوَاثٰی وَلَا تَجُوْزُ فِی الْقُرٰی۔ (۲) وَ کَانَتْ بِجُوَاثٰی بَعْضُ آثَارِ الْمَدِیْنَۃِ قُلْتُ مِنْھَا اَنَّھَا کَانَتْ مُتَمَرَّۃً کَبِیْرَۃً مُتَّجَرَۃً عَظِیْمَۃً ...... وَکَانَ فِیْھَا حِصْنٌ حَصِیْنٌ (وَکَانَ ذٰلِکَ الْحِصْنُ حَصِیْنًا)۔ (۳)

"علامہ محمد نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے بعد صرف جُوَاثٰی میں جمعہ کا ادا ہونا اس بات کی بَیِّنْ (واضح) دلیل ہے کہ جُوَاثٰی شہر تھا، کیونکہ وفد عبدالقیس نے واپس جا کر جمعہ ادا کیا ہے، حالانکہ ان دنوں میں اکثر قریٰ (بستیوں) میں اسلام پھیل چکا تھا، علاوہ ازیں جُوَاثٰی میں

(۱) بخاری ج ۱ ص ۱۲۲، کتاب الجمعہ، باب الجمعۃ فی القریٰ، حدیث: ۸۹۲

(۲) آثار السنن ص ۲۳۳، حدیث: ۹۰۲

(۳) حاشیہ آثار السنن ص ۲۲۷

بہت بڑی کھجور منڈی تھی اور بڑی بھاری تجارت گاہ (منڈی) تھی اور وہاں مضبوط قلعہ تھا۔ اور جُوَاثی بحرین کی بستیوں میں سے ایک بڑی بستی تھی۔" (بخاری ج ۱ ص ۱۲۲، حاشیہ ۸ طبع قدیمی)

حدیث ۳۷ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِیْقَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ۔[1]

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نمازِ جمعہ اور نمازِ عید سوائے مصر جامع (بڑی بستی) کے جائز نہیں ہے۔"

فائدہ: یہ قول صحابی حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں اجتہاد اور رائے کو دخل نہیں۔ کما قال العراقی فی شرح الفیۃ الحدیث........ قال الامام فخر الدین الرازی ...... وقال السیوطی ...... و غیر واحد من ائمۃ الحدیث۔[2]

وَ كَانَ اَنَسٌ فِیْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَ اَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ۔[3] اَیْ كَانَ يُؤَدِّی الْجُمُعَةَ فِیْ بَصْرَةٍ مَرَّةً وَلَا يُؤَدِّیْ فِی الْقَصْرِ اُخْرٰی وَ اَيْضًا مَا صَلَّی ابْنُ عُمَرَ الْجُمُعَةَ فِی الْقَرْيَةِ حِيْنَ ذَهَبَ اِلٰی عِيَادَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰی قَرْيَةٍ قَرِيْبِ الْمَدِيْنَةِ۔[4] وَ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روضہ پاک کی زیارت کا بیان

بَابٌ فِیْ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث ۳۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) رواہ عبد الرزاق ج ۳ ص ۱۴۴، کتاب الجمعہ، باب القریٰ الصغار، حدیث: ۵۳۲۴، طبع بیروت، وھو اثر صحیح، آثار السنن ص ۲۳۴، حدیث: ۹۰۳

(۲) حاشیہ آثار السنن ص ۲۳۴

(۳) بخاری ج ۱ ص ۱۲۳

(۴) بخاری ج ۲ ص ۵۶۹، کتاب المغازی، حدیث: ۳۹۹۰

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔(۱) اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔(۲)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا حَدِیْثُ شَدِّ الرِّحَالِ فَلَا تَعَلُّقَ لَہٗ بِھٰذَا الْبَحْثِ۔(۳)

('' فرماتے ہیں کہ حدیث شدّ الرحال والی کا اس بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'')

قَالَ مُحَمَّدٌ تَوَارُثُ السَّلَفِ حُجَّۃٌ قَوِیَّۃٌ لَا یُمْکِنُ اِنْکَارُہٗ۔

''سلف صالحین کا تواتر کے ساتھ عمل کرنا قوی دلیل ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔'' یعنی سلف صالحین کے عمل سے شرقاً غرباً یہ امر روشن و واضح ہو جاتا ہے کہ سلف صالحین محض برائے زیارۃ روضہ اطہر مدینے جاتے تھے۔''

(فتح القدیر لابن ہمام کتاب الحج المقصد الثالث فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲ ص ۳۳۶)

رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ............اَلْاُسْوَۃُ الْحَسَنَۃُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش اخلاقی کا بیان

حُسْنُ الْعِشْرَۃِ

حدیث ۳۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ، لِمَ صَنَعْتَہٗ، وَلَا لِشَیْءٍ تَرَکْتُہٗ، لِمَ تَرَکْتَہٗ۔(۴)

(۱) سنن دارقطنی ج ۳ ص ۳۳۴، باب المواقیت حدیث: ۲۶۹۵، شعب الایمان حدیث: ۴۱۵۹

(۲) آثار السنن ص ۲۷۳، باب فی زیارۃ قبر النبی ﷺ، حدیث: ۱۱۱۳

(۳) امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۸۱

(۴) شمائل ترمذی ص ۱۹۶، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۳۲۸، طبع بیروت

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کبھی اُف تک بھی نہیں کہا، اور اگر میں نے کوئی کام کیا ہو تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا ہے؟ اور اگر کوئی کام مجھ سے رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں چھوڑا ہے؟''

حدیث ۴۰ عَنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ اَحَدٌ اَحْسَنَ خُلُقًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَعَاهُ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَ لَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اِلَّا قَالَ لَبَّيْكَ۔ (۱)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی بھی اعلیٰ اخلاق والا نہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم یا اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بلاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؁

اَلَّفَهٗ
احقر محمد انوری غفرلہ دیوبندی حنفی
لائل پوری
۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ ہجری
(1927ء)

(۱) الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۱۲۱، طبع بیروت

مختصر تعارف

قطب الاقطاب عالمِ ربّانی شیخ الحدیث
حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ

(خادمِ خاص وخلیفہ مجاز حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ
تلمیذ ارشد وخلیفہ امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
وخلیفہ اعظم حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ)

آپ مشرقی پنجاب کے ضلع جالندھر موضع اوگی میں ٦ صفر ١٣١٩ھ بروز ہفتہ بمطابق 1901ء میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد گرامی حضرت مولانا فتح الدین رشیدی رحمۃ اللہ علیہ امام ربّانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ اور اجلّہ خلفاء میں سے تھے اسی وجہ سے رشیدی انکے نام کا جز بن گیا۔ نیز حضرت گنگوہی کی طرح حضرت مولانا فتح الدین رشیدی بھی شرک و بدعات کے خلاف سیف بے نیام تھے،

ردّ بدعات پر آپ کا تحریر کردہ رسالہ عظیمہ بنام "ختم مرسومۃ الھند" ہے، جو حضرات علمائے کرام کیلئے سرمایہ گرانمایہ ہے۔ آپ نے دارالعلوم دیوبند کے نام اپنی جائیداد کا بہت بڑا حصہ وقف کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے پاکیزہ ماحول میں آنکھ کھولی جو خالصتاً دینی اور علمی خوشبوؤں سے معطر تھا۔

مولانا فتح الدین رشیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے محمد انوری کی تعلیم و تربیت بڑے استغنا سے فرمائی یعنی جس مدرسے میں بھی داخل کروایا ان کے کھانے کا انتظام ذاتی طور پر کیا۔ مدرسہ پر کبھی بوجھ نہیں بننے دیا۔ فالحمد للہ علی ذلك

اور نصیحت فرمائی کہ دین کو ذریعہ معاش نہ بنایا جائے جو اعلیٰ درجہ کا تقویٰ ہے۔ حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ نے تا حیات مسجد اور مدرسے سے تنخواہ نہیں لی کیونکہ آپ صاحبِ ثروت تھے۔

مولانا فتح الدین رحمہ اللہ کی اولاد:

آپ کے تین نکاح تھے جن سے آپ کے تین صاحبزادے تھے:
(1)مولانا اللہ بخش رحمہ اللہ (2) مولانا محمد انوری رحمہ اللہ (3) عبداللہ (جن کا ہندوستان ہی میں انتقال ہوگیا تھا) اور تین بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹی کی شادی مولانا محمد سلیم لدھیانوی رحمہ اللہ سے ہوئی، دوسری بیٹی کی شادی اوگی چک ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک بڑے زمیندار گھرانے میں چوہدری جان محمد کے ساتھ ہوئی جبکہ تیسری بیٹی کی شادی مولانا محمد خلیل اللہ لدھیانوی رحمہ اللہ سے ہوئی جو مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ بانی جامعہ الرشید کراچی والوں کے بڑے بھائی تھے۔

(حضرت مولانا اللہ بخش رحمہ اللہ کے نواسہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ہیں، یہ عزیز داری مزید قربت میں یوں بدل گئی کہ مولانا محمد انوری رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا سعید الرحمٰن انوری رحمہ اللہ کے مولانا قاری محمد حنیف جالندھری داماد بنے)

حضرت مولانا فتح الدین رحمہ اللہ نے بہت سے لوگوں کو دین کی محنت پر لگایا جن میں حضرت مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ (سابق شیخ الحدیث خیرالمدارس ملتان) شامل ہیں۔ جب انہوں نے 1944ء میں مڈل پاس کیا تو مولانا فتح الدین رحمہ اللہ نے ہی آپ کو مدرسہ رائے پور گجراں میں داخل کروایا۔

حضرت انوری نے موقوف علیہ تک علوم اسلامیہ کی تعلیم مدرسہ رائپور گجراں میں حاصل کی۔ جون 1920ء میں سالارِ کارواں جہاد آزادی حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ یورپ کے جزیرہ مالٹا کی قید سے رہائی پا کر واپس تشریف لائے۔ چونکہ حضرت مولانا فتح الدین رحمہ اللہ کے حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے ساتھ والہانہ مراسم تھے جس کی وجہ سے مولانا فتح الدین رحمہ اللہ اپنے بیس سالہ جواں بیٹے کو ہمراہ لے کر دیوبند پہنچے تو حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے کمال شفقت سے حضرت انوری رحمہ اللہ کو تصوف کے چاروں سلاسل میں بیعت کرلیا۔ آپ کو حضرت مولانا سید حسین احمد

مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے تحریک جہاد آزادی کے راہنما و رفقاء علماء وغیرہ مہمانوں کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوتا۔نیز حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی اصلاح وتربیت پر خاص توجہ مبذول فرمائی اور اجازت وخلافت سے بھی نواز دیا۔(چنانچہ مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں بیعت فرماتے تھے) شوال المکرم ۱۳۳۸ھ میں نئے تعلیمی سال کے آغاز پر حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے عظیم استاذ التفسیر والحدیث حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی صف میں بیٹھ گئے، مگر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کبر سنی اور مسلسل اسفار کے باعث اسباق نہ پڑھا سکے تو آپ کے مایہ ناز شاگرد امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تشنگانِ علوم نبوت کو سیراب کیا جن میں حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست تھے۔رجب ۱۳۳۹ھ بمطابق 1921ء میں دورہ حدیث مکمل کیا۔فراغت کے بعد حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ نے تدریسی، تحریری، تقریری میدانوں میں خوب کام کیا۔ نیز حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم یافتہ بھی تھے آپ نے مولوی فاضل، منشی فاضل کا دو سالہ کورس اور نٹیئل کالج لاہور سے کیا تھا۔تدریس میں آپ نے دورہ حدیث تک کے اسباق کئی سال پڑھائے اور تحریری سلسلہ میں مختلف موضوعات پر رسائل لکھے اور تقریری سلسلہ میں آپ نے کئی مناظروں میں قادیانی اور شیعہ مبلغوں کو عبرتناک شکست دی۔عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کی تحریک میں جید علماء متکلمین کی صف میں شمار کئے گئے۔1953ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا کیا۔گرفتار ہو کر جیل بھی گئے آپ کو قید تنہائی دی گئی جیل کی پہلی رات ہی آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

آپ کا تبحر علمی اور مشائخ حق سے روحانی کسبِ فیض کی تکمیل ہی تھی کہ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو خلافت عنایت فرمائی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے خلاف مشہور مقدمہ بہاولپور 1932ء

میں اپنے خاص معاون کے طور پر آپ کو اپنی معیت کا شرف عطا فرمایا۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ نے مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ کو مقدمہ بہاولپور کا مختار مقدمہ بنا دیا تو پورا مقدمہ ان کی قیادت میں طے پایا۔زہے نصیب۔

اس عظیم استاذ و شیخ امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ کے وصال کے بعد مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ نے حضرت شاہ صاحب کے گھرانہ کی کفالت اپنے ذمہ لے لی تھی بحمد للہ اس خدمت کو تا دمِ آخر نبھایا، نیز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ کی وفات سے حضرت انوری کو بہت صدمہ ہوا تا آنکہ خواب میں بار بار اپنے مرشد علمی و روحانی کی زیارت ہوئی تو آپ نے مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ سے فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری (رحمۃ اللہ) ہمارے رفیق ہیں آپ ان کی خدمت میں تشریف لے جائیں چنانچہ آپ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔علمی و روحانی نسبتوں کی برکات ظاہر ہوئیں اور آپ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ کے خلیفہ اعظم قرار پائے۔قیام پاکستان کے بعد لائل پور (فیصل آباد) میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ جب بھی تشریف لاتے تو انوری مسجد اور مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ کے گھر ہی حضرت کا قیام ہوتا۔بعد ازاں اسی گہرے تعلق کی برکت تھی کہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ کے بھتیجے اور خلیفہ مولانا عبدالجلیل رحمۃ اللہ (ڈھڈیاں شریف سرگودھا) کو حضرت انوری رحمۃ اللہ نے اپنی فرزندی میں لے لیا یعنی مولانا عبدالجلیل رحمۃ اللہ حضرت انوری رحمۃ اللہ کے داماد بنے۔

یہ رشتہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ کے حکم سے ہوا اس سے قبل رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ کے بیٹے مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ کے داماد بنے یہ رشتہ بھی حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ کے حکم سے ہی ہوا تھا۔

1967ء تک مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ ہی پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کے محسن خاص اور انتظامی نمائندے تھے۔ اس مادرِ علمی اور مرکز رشد و ہدایت کے معاونین، حضرت مولانا انوری رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے ہی اپنے عطیات دیوبند بھجوایا کرتے تھے۔ اسی خدمت گزاری میں مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ کل 69 برس عمر پا کر دار فناء سے دار بقاء کی طرف ۱۳ ذیقعدہ بروز جمعرات ۱۳۸۹ھ بمطابق 22 جنوری 1970ء میں رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ تھے۔

حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے کرام:

1)...... ابن الانور شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (دیوبند انڈیا)

2)...... حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ (کراچی)

3)...... حضرت مولانا عبدالوحید رحمۃ اللہ علیہ (ڈھڈیاں شریف، سرگودھا)

4)...... حضرت مولانا عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ (ڈھڈیاں شریف، سرگودھا)

5)...... حضرت مولانا حافظ صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ (کمالیہ)

6)...... حضرت مولانا مفتی بشیر احمد پسروری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

7)...... حضرت مولانا سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ (ڈونگا بونگہ، بہاولنگر)

8)...... حضرت صوفی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ (قصبہ جلپانہ شاہ پور صدر، سرگودھا)

9)......حضرت قاری فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل (لاہور)

10)......حضرت مولانا عبدالعزیز فیض پوری رحمۃ اللہ علیہ

11)......حضرت مولانا عبدالقادر فیض پوری رحمۃ اللہ علیہ

12)......حضرت مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ فاضل مظاہر العلوم سہارنپور (شاہ پور صدر، سرگودھا)

13)......حضرت حافظ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (چک 306 ٹوبہ ٹیک سنگھ)

حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان:

(1) مولانا عزیز الرحمٰن انوری (2) مولانا سعید الرحمٰن انوری (3) مولانا مسعود الرحمٰن انوری رحمۃ اللہ علیہم (4) مولانا مقبول الرحمٰن انوری (5) مولانا ایوب الرحمٰن انوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت انوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف:

(1) سیرت خاتم الانبیاء (اردو)، (2) العجالہ (داڑھی کے متعلق شرعی فیصلہ)، (3) احادیث الحبیب المتبرکہ، (4) اربعین من احادیث النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)، (5) الصلوٰۃ یعنی نماز مترجم، (6) فضائل مکہ مکرمہ مترجم، (7) مکتوبات بزرگاں، (8) ملفوظات حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری (رحمۃ اللہ علیہ)، (9) انوار انوری (مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و کمالات کا تذکرہ)، (10) السنن الآثار لسید الابرار (اردو)، (11) البشارات فی حل الاشارات، (12) الحج المقبول، (13) البدور الطالعہ اعنی الشمس البازغۃ، (14) نفحات الطیب للنبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)، (15) حیاتِ انور (سوانح مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ) یہ کتاب تقسیم ہند کی وجہ سے رائے کوٹ لدھیانہ ہی رہ گئی تھی۔ قلمی کتب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

(16) نطق الانور (علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر ترمذی)، (17) ترجمہ کتاب، خاتم النبیین، (18) مکتوبات وملفوظات، (19) مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، (20) تقلید کیا ہے؟، (21) ردقادیانیت

(نوٹ:) حضرت کی مشہور تصنیف ''انوار انوری'' اور باقی تمام تصانیف ''مجموعہ رسائل انوری'' کے نام سے شائع ہو چکی ہیں، نیز حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مستقل ''سوانح حیاتِ انوری'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

محمد راشد انوری

ابن مولانا ایوب الرحمٰن انوری رحمۃ اللہ علیہ

نبیرہ حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ

عکس سندِ فراغت دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ دورۂ حدیث رجب ۱۳۳۹ھ بمطابق 1921ء

سند پر جن اساتذہ کرام کے دستخط موجود ہیں ان میں سے چند نام یہ ہیں:

مولانا محمد احمد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ،

مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

(ان کتابوں کا دوسرا ایڈیشن عنقریب
شائع ہوکر آرہا ہے...ان شاء اللہ)